نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

غلام احمد قادیانی (الہام)

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۳ سنہ ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۱۱) مورخہ ۵ راگست سنہ ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ مطابق ۳ رمحرم سنہ ۱۳۴۳ھ جلد (۱۲)

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت اُم المومنین بخیریت ہیں (۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے تینوں گھروں میں ہر طرح خیریت ہے (۳) حضرت میاں بشیر احمد صاحب و حضرت میاں شریف احمد صاحب کے گھر میں سب خیریت ہے (۴) حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے فی الحال مالیر کوٹلہ جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہیں قیام رکھیں گے۔ آپ کے خاندان میں بھی سب طرح خیریت ہے (۵) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صحت اب الحمد للہ نسبتاً اچھی ہے۔ اور آپ نظارت اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں (۶) جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے گھر ۲ اگست ۱۹۲۴ء کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ جس کی خوشی میں دفاتر اور سکول میں رخصت کی گئی۔ خدا تعالیٰ اس مولود مسعود کو والدین اور تمام خاندان کے لئے مبارک کرے۔ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے (۷) حضرت خلیفہ اول رضہ کے خاندان میں خیریت ہے۔ میاں عبد السلام صاحب بحالی صحت کے لئے منصوری گئے ہیں (۸) جو اصحاب حضرت صاحب کے ساتھ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی خیریت ہے (۹) جناب مولوی حکیم غلام محمد صاحب شاگرد خاص حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری

قاہرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیر و عافیت کی خبر

بیت المقدس اور دمشق کی طرف روانگی

۳۱ جولائی کو دس بج کر ۴۰ منٹ پر قاہرہ سے حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کے نام ارسال فرمایا۔ جو اسی دن پانچ بجکر ۴۰ منٹ پر بٹالہ پہنچا اور یکم اگست کو قادیان آیا۔

"افسوس ہے کہ کوئی خبر (قادیان سے) پورٹ سعید نہیں پہنچی۔ کوپن (coupon) یعنی ٹامس کک اینڈ سن کی معرفت بیت المقدس میں خیریت کی تار بھیجی جائے۔

ہم آج رات قاہرہ سے بیت المقدس اور دمشق کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ بہت سے ذی اثر اصحاب اور علماء سے ملاقات ہوئی قاہرہ ہمارے سلسلے کی اشاعت کے لئے اچھا میدان معلوم ہوتا ہے۔"

نظم

لِلّٰہِ الحمد عزمِ ولایت امام کا

(از جناب حکیم مرزا اللہ یار صاحب ۔ جوگی ۔ قومی شاعر)

دُنیا میں جاچکے ہیں سپاہی حضور کے
ہیبت بٹھا چکے ہیں سپاہی حضور کے
جائیں لڑا چکے ہیں سپاہی حضور کے
لشکر بھگا چکے ہیں سپاہی حضور کے
ہو فیصلے کی جنگ یہ شہ کا خیال ہے
میدان معرکہ کی جبھی دیکھ بھال ہے

کتنے ہی ہم رکاب ہیں جرنیل دین کے
چونکہ یہ مست ہیں مئے حق الیقین کے
اصحاب یہ مچلکے ہیں فتح مبین کے
کرکے دکھا دیں ایک خداوند تین کے
تثلیث تین تیرہ ہے یاروں کے سامنے
بالکل صلیب کھوکھلی کر دی امام نے

جس رُکن میں جا گھسیں تو یہ نکلیں ظفر کے ساتھ
مسجد بنا دیں جارج و قیصر کے گھر کے ساتھ
کسر صلیب کر دیں یہ ترچھی نظر کے ساتھ
سر تن سے چھید دیں یہ کلیجا جگر کے ساتھ
جلسے ہیں سامعین مجسمیں نظر پڑیں
سب اہل دل خطیب کے بس میں نظر پڑیں

لنڈن میں آفتابِ رسالت اب آتا ہے
ہر پادری کا خوف سے دل میٹھا جاتا ہے
بارش سے پہلے قاعدہ ہے ابر چھاتا ہے
روما میں سنکے پوپ خبر تھرتھراتا ہے
دانا اگر ہے عقل و دیانت سے کام لے
لنڈن میں آکے سر پہ قدومِ امام لے

ورنہ سمجھ لے خوب کہ شامت اب آگئی
دجال دجل چھوڑ ہلاکت اب آگئی
تھے جس کے منتظر وہ قیامت اب آگئی
سر پہ تباہ ہونے کی ساعت اب آگئی
یورپ! بس اب قریب ہے وحدت کا راج ہو
ختم الرسلؐ جناب رسالت کا راج ہو

آباد شاد اور سلامت رہو ہمیشہ
پہنے ہوئے یہ تاجِ امامت رہو ہمیشہ
فرمانروائے ملکِ ولایت رہو ہمیشہ
زیبندۂ سریر خلافت رہو ہمیشہ
ہر ایک بزم و رزم میں اللہ یار ہو
جوگی ہلالِ احمدیت آشکار ہو

قابلِ توجہ احمدی احباب

دفتر تالیف و تصنیف کی لائبریری کے مکمل کرنے کے لئے مخالفین (آریہ ۔ عیسائی ۔ غیر احمدی پیغامی وغیرہ) کی کتب ۔ ٹریکٹ ۔ اشتہارات اور رسالہ جات کا ہونا ضروری ہے ۔ تاکہ وہ محفوظ رکھی رہیں ۔ اور ان کا جواب بھی دیا جائے اب بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایسی مخالفانہ تحریریں یا تو ہم تک پہنچتی نہیں یا پہنچتی ہیں تو بعد از وقت اور دیر کے بعد ۔ اس لئے میں اس تحریر کے ذریعہ تمام امراء سیکرٹریوں اور دیگر تمام ممبران سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایسی مخالفانہ تحریریں یا کم از کم ان کا پتہ بہت جلد دفتر تالیف میں ارسال فرمایا کریں ۔ تاکہ اگر اس تحریر کا جواب مناسب ہو تو شایع کر دیا جاوے یا کم از کم ریکارڈ میں تو محفوظ رہے

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کے محض خدمتِ اسلام کیلئے پُر ایثار سفر ولایت کے متعلق

"پیغام صلح" کے کمینہ حملوں پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہار ملامت و نفرت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی آواز

جناب خان صاحب منشی فرزند علی صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے حسب ذیل ریزولیوشنز بذریعہ تار ارسال فرماتے ہیں :-

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے خاص اجلاس منعقدہ ۳۱ رجولائی ۱۹۲۴ء میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے کے ساتھ پاس کئے گئے

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی ان ناپاک اور سفیہانہ حملوں کو جو "پیغام صلح" مجریہ ۲۶ رجولائی میں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے سفر ولایت کے متعلق کئے گئے ہیں سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ اور حیران ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے کس طرح بے باکی کے ساتھ حضور کی ذریۃ طیبہ پر اس قسم کے گندے اور کمینے الزام لگاتے ہیں ۔ نیز جس نامعقول رائے کا اظہار احمدیہ جماعت کے مردوں اور عورتوں کی نسبت "پیغام صلح" نے کیا ہے ۔ اس کو سخت بے ہودہ اور بالکل بے بنیاد قرار دیتی ہے ۔

(۲) جماعت احمدیہ راولپنڈی اعلان کرتی ہے ۔ کہ جن پاک اور اہم اغراض کو لے کر اور جن ذاتی مشکلات اور تفکرات کی موجودگی میں حضرت "خلیفۃ المسیح" نے سفر ولایت اختیار کیا ہے ۔ انکو مدنظر رکھتے ہوئے جو رقم بھی اس سفر پر خرچ ہو گی ۔ اس کو حصہ رسدی برداشت کرنا ہم لوگ اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتے ہیں ۔ بلکہ ہماری آرزو ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتِ عالی میں بزور درخواست کی جائے ۔ کہ حضور کے ذاتی اخراجات کو بھی بیت المال سے ادا کرنے کی اجازت عطا فرما دیں ۔ کیونکہ ہم لوگوں پر یہ بات نہایت شاق گذرتی ہے کہ حضور کے اس سفر کا بوجھ جو خالص دینی اغراض پر مشتمل ہے ۔ حضور کی جیب خاص پر پڑے ؛

(۳) جماعت احمدیہ راولپنڈی ان لیڈنگ مضامین کو جو الفضل کی اشاعت ہائے ۲۹ اور ۳۱ رجولائی ۱۹۲۴ء میں پیغام صلح کے جواب میں چھپے ہیں ۔ بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ اور ان کے ایک ایک لفظ کے ساتھ اتفاق رکھتی ہے ؛

(۴) جماعت احمدیہ راولپنڈی امید رکھتی ہے کہ دوسری بڑی بڑی جماعتیں بھی اسی طرح پیغام صلح کے اس غیر شریفانہ حملوں پر اظہار نفرت کرینگی ؛

(۵) جماعت احمدیہ راولپنڈی فیصلہ کرتی ہے ۔ کہ ان ریزولیوشنوں کی کاپیاں اخبار الفضل اور علاوہ دیگر اخبارات سلسلہ کے دیگر اسلامی اخبارات کو بھی بغرض اشاعت بھیجی جاویں ۔ اور الفضل اور مسلم اوٹ لک کو بذریعہ تار بھی اطلاع دی جاوے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۵ اگست ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ اور غیر مبایعین کا بغض و حسد

(نمبر ۴)

"پیغام صلح" نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ پر جیسے لغو اور بودے اعتراض کئے ہیں۔ ان کی بیہودگی کا اندازہ ناظرین کرام کو گذشتہ مضامین سے ہو چکا ہوگا۔ اور جو شخص بھی "پیغام" کی اس خرافات کو پڑھیگا۔ وہ یہی کہے گا۔ کہ اس میں سوائے نہایت کمینہ طور پر اظہار بغض و حسد کے اور کچھ نہیں ہے

سفر یورپ کے اخراجات

معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات خود "پیغام" کو بھی کھٹکی ہے۔ اور اسی لئے اس نے پھر پھر کر اسی بات کو بار بار دہرایا اور اسی پر سارا زور صرف کیا ہے۔ کہ اس سفر میں قوم کا روپیہ بے جا صرف کیا جائیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب ساری کی ساری "قوم" اس سفر کو نہایت ضروری اور اہم سمجھتی ہے۔ اور اس کے لئے جس قدر بھی خرچ ہو۔ اسے بخوشی متفقہ طور پر برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو "پیغام صلح" کو اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ متفقہ طور پر اس لئے کہا گیا ہے کہ بعض اصحاب جماعت جن کی رائے یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی یہ سفر اختیار نہ فرمائیں۔ وہ اس لئے نہیں کہتے تھے کہ اخراجات کا سوال ان کے سامنے تھا۔ بلکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی تکلیف اور رستہ کے خطرات کی وجہ سے کہتے تھے۔ اور اس کا نہایت واضح ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح نے دین کی خاطر اپنی تکالیف اور مشکلات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر قسم کے خطرات کو ہیچ سمجھتے ہوئے عزم سفر مصمم فرما لیا۔ تو صرف ایک اعلان پر چند دن کے اندر اندر جماعت احمدیہ نے جس میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے نہ جانے کی رائے دی تھی۔ ہزاروں روپے جمع کر دئے۔ اور ہزاروں کیا اگر لاکھوں کی بھی ضرورت ہوتی۔ تو جماعت اپنا سب کچھ بیچ کر بھی مہیا کر دیتی۔ جس جماعت نے اس اخلاص اور اس جوش کے ساتھ اس سفر کے اخراجات پیش کئے ہوں۔ وہ پیغام جیسے حاسد اور کمینہ دشمن کے اس قسم کے الفاظ کو ہرگز نہیں سن سکتی۔ جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خلاف استعمال کئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات کے متعلق اخراجات

جماعت احمدیہ اسے اپنی انتہائی سعادتمندی اور خوش قسمتی سمجھتی۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اپنی ذات کے لئے بھی جماعت کے اخراجات منظور فرماتے۔ کیونکہ یہ سفر سلسلہ کی خاطر اور اشاعت اسلام کے لئے اختیار کیا گیا ہے نہ کہ کسی ذاتی غرض کے لئے لیکن جو جماعت اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ لٹا سکتی ہے۔ اور باوجود غربت اور افلاس کے دین کے لئے خرچ کرنے میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ اس کے امام اور مقتدا کی شان نے یہ گوارا نہ کیا کہ ایسے بابرکت کام میں وہ خود مالی قربانی کا بے نظیر نمونہ نہ دکھائے۔ چنانچہ آپ نے باوجود جماعت کی بار بار درخواستوں کے اور باوجود اپنی بہت سی مالی مشکلات کے یہی پسند فرمایا۔ کہ اس سفر میں جس قدر اخراجات آپ کی ذات خاص کے ہوں۔ وہ آپ خود برداشت کریں۔ تاکہ جس طرح اس دینی کام میں اپنے اوقات کی قربانی کرنے اور جسمانی صعوبات اٹھانے میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔ اسی طرح مالی قربانی میں بھی آپ سب سے پیش پیش رہیں۔ اور کون نہیں جانتا کہ حقیقی راہنما اور سچا مقتدا وہی ہو سکتا ہے۔ جو ایثار اور قربانی میں اپنے پیرؤوں سے خاص امتیاز رکھتا ہو۔ اور ہر موقعہ پر ان کے لئے نمونہ ہو۔ نہ کہ دوسروں سے تو وہ ایثار اور قربانی کا مطالبہ کرے لیکن خود سب سے پیچھے رہے لیکن برا ہو عداوت اور بغض کا کہ پیغامی جماعت احمدیہ کے امام کے اس ایثار اور قربانی پر بھی اعتراض کرنے سے باز نہیں رہے جس میں آپ نے جان و مال کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر نمونہ دکھایا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ اپنے پیرؤوں سے جس بات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ حصہ خود لیتے ہیں۔ مگر اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ جو لوگ اپنا کوئی ایسا امام نہ رکھتے ہوں۔ جو ان کے لئے دینی قربانیوں میں نمونہ ہو۔ اور جنہیں لے دے کر ایک ایسا "امیر" ملا ہو۔ جو یوں تو اپنی امارت کی شان دکھانے کے لئے کسی صوبہ کے گورنر یا وائسرائے کی طرح ہر سال گرمیوں کا موسم کسی نہ کسی سرد پہاڑ پر گذارتا ہو۔ لیکن جب کبھی کسی فنڈ میں اس کے چندہ کی رقم لکھی جائے۔ تو وہ اس کے اپنے ہی خادم کی رقم سے بہت قلیل فرق رکھتی ہو۔ وہ یہ سنکر کہ امام جماعت احمدیہ نے یورپ کے دینی سفر میں اپنی ذات کے تمام اخراجات جو کئی ہزار ہونگے۔ خود برداشت کئے ہیں اگر بڑبڑا نہ اٹھیں۔ تو اور کیا کریں۔

امیر غیر مبایعین کے اخراجات

کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ "پیغام صلح" حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر کے خرچ پر تو معترض ہے۔ جو حضور نے محض رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اختیار کیا۔ اور جس کا خرچ خود برداشت کیا ہے۔ لیکن کبھی اسے یہ خیال نہیں آیا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب جو ہر سال امیرانہ شان دکھانے اور اپنی نزاکت طبع کا ثبوت دینے کے لئے کسی نہ کسی سرد مقام پر جاتے اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکنے کی وجہ سے قومی مال کو برباد کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں دست بستہ عرض کرے۔ کہ جناب امارت مآب کبھی تو اسی لاہور میں گرمی کے دن گذار لیں۔ جس میں آپ کا جی نہیں لگتا۔ اور مئی اور جون آتے ہی آپ پہاڑی مقامات کے خواب دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ غریب اور قلیل "قوم" پر رحم فرمائیے۔ اور اپنی اس روش کو بدل دیجئے۔ اگر آپ کو انجمن کے خزانہ سے ماہوار جو رقم ملتی ہے۔ وہ لاہور میں رہ کر صرف نہیں ہو سکتی۔ اور دیگر سامان عیش و عشرت کے علاوہ [illegible] بار بہانے کے لئے برف آب کا انتظام کرنے اور استراحت فرمانے کے لئے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں چلنے والے بجلی کے پنکھے لگانے کے باوجود اگر وہ بچ رہتی ہے۔ تو اسے انجمن کے خزانہ میں واپس کر دیا کریں۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ وہ ضرور صرف ہی ہو جائے۔ خواہ آپ کو لاہور چھوڑ کر کسی بلند و بالا پہاڑ پر ہی کیوں نہ جانا پڑے ؟

کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ہر سال کسی نہ کسی سرد پہاڑ پر تشریف لے جاتے ہیں۔ اور کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ ایسے پہاڑوں پر جہاں جناب مولوی صاحب جایا کرتے ہیں۔ گھر سے زیادہ خرچ پڑتا ہے۔ اور کیا یہ ٹھیک نہیں۔ کہ ان دنوں بھی جناب مولوی صاحب موصوف ڈلہوزی کے اس پہاڑ پر رونق افروز ہیں جس کی وہ "خوشنما چوٹیوں" اور جہاں کے

اور ابر و بارش - سبزہ و چشمہ" جیسے لطف اندوز ہوسکنے کے سینئے ہانسٹر نقیبر (ر) ...صاحب کے جانے کا ذکر "پیغام" نے اپنے ۲۰ر جولائی کے پرچہ میں نہایت حسرت کے ساتھ کیا ہے - اگر یہ سب کچھ درست ہے - اور پھر یہ بھی درست ہے - کہ جناب مولوی صاحب اپنے پہاڑی سیرگاہ میں اپنے ساتھ ایک سٹاف بھی لے جایا کرتے ہیں - تو بتایا جائے - اس سیر و تفریح کے اخراجات وہ کہاں سے پورے کرتے ہیں - کیا انجمن سے ماہوار ایک گراں قدر رقم حاصل کرنے کے علاوہ ان کی آمدنی کا کوئی اور بھی ذریعہ ہے - اور کیا وہ پیشہ وکالت بھی کرتے ہیں - اگر نہیں تو بتایا جائے - کہ ان کی ذاتی جائداد کس قدر ہے - اور اس میں سے کس قدر آمدنی انہیں ہوتی ہے - تاکہ معلوم ہوسکے - کہ ان کے ایسے اخراجات کے لئے کہاں تک وہ کافی ہوسکتی ہے - اگر کہا جائے - کہ انجمن جو کچھ انہیں ماہوار دیتی ہے - اسی میں وہ پہاڑوں کی سیر و سیاحت کرتے - اور وہاں کے خوشنما مناظر سے لطف اٹھاتے ہیں - تو پھر کیا ہوا - وہ ... ... ہے - اسے اپنی عیش و عشرت میں اڑانے کا انہیں کیا حق ہے - اور کیوں "پیغام صلح" اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا - اور کیوں غیر مبایعین انہیں اس اسراف اور اتباع ہوا و ہوس سے نہیں روکتے - کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے - کہ غیر مبایعین کے جرات اور حق گوئی کے جذبات اس قدر مردہ ہوچکے ہیں کہ ان میں ... ... بات کی سکت نہیں - کہ اسراف پر آواز اٹھائیں "پیغام صلح" کو چاہیئے - کہ پہلے اپنے امیر کو اس ہرسال کے اسراف اور اتباع ہوا و ہوس سے روکے - اور پھر کسی اور کے متعلق زبان طعن و تشنیع دراز کرے - ورنہ شیشے کے مکان میں بیٹھکر دوسروں پر سنگ باری کرنے کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے - کہ اپنے امیر اور اس کے چیلے چانٹوں کی پردہ دری کا باعث ہو ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کے اخراجات سفر کس طرح مہیا ہوئے

"پیغام" کو معلوم ہونا چاہیے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کا تمام خاندان جس طرح خدا تعالےٰ کی راہ میں نہایت فراخ دلی کے ساتھ اپنا مال صرف کرتا ہے - اسی طرح خدا تعالےٰ اس پر فضل بھی کرتا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے اس وقت آپ کا خاندان سارے رقبہ قادیان کا واحد مالک ہے - اور یہ ملکیت جس طرح اور مختلف طریقوں سے جماعت کے لئے برکات کا باعث ہوئی ہے - اسی طرح خدا کے دین کی خدمت اور اشاعت کا بھی باعث بن رہی ہے - اور ہمیں معلوم ہوا ہے - کہ اسی جائداد کے ایک حصہ کی کفالت پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ کے اخراجات مہیا ہوئے ہیں ایسی حالت میں "پیغام" نے گندے اور ناپاک اعتراض کرکے اور قوم کا روپیہ بے جا صرف کرنے کا الزام لگا کر جماعت احمدیہ کی جس قدر دل آزاری کی ہے - اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا اور جس قدر اس کے جذبات اخلاص و محبت کو ٹھیس لگائی گئی ہے - وہ نہایت ہی رنج افزا ہے ٭

پیغام کا ظلم

اس وقت جماعت احمدیہ اپنے امام کی جدائی اور ایک لمبے سفر پر تشریف لے جانے کی وجہ سے نہایت ہی بیکل اور بے قرار ہے - اس وقت اس کی آنکھیں اسی طرف لگی ہوئی ہیں - جس طرف ان کا آقا گیا ہے - اس وقت ان کے کان اسی سمت متوجہ ہیں - جدہر سے ان کے محبوب کی آواز آتی ہے - اس وقت ان کے دل و دماغ میں صرف یہی خیال بسا ہوا ہے - کہ ان کا امام کامیاب و کامران ہوکر بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لائے - ایسی حالت میں ان کے محبوب کی شان میں بیہودہ سرائی کرکے اس کی دل آزاری کرنا - اتنا بڑا ظلم اور ایسا ستم ہے - کہ جس نے جماعت کے بے قرار دلوں کو سخت صدمہ پہنچایا ہے - لیکن ہم انہیں صبر کی تلقین کرتے ہوئے یہی کہینگے - کہ وہ اس ظلم کی فریاد خدا تعالےٰ کے حضور کریں - وہ جس طرح بدباطن حاسدوں کو ناکام و نامراد کرکے ذلیل و خوار کرتا رہا ہے اسی طرح اب بھی کریگا - ان کے وسوسے اور شبہات سلسلہ احمدیہ کو ذرا بھی نقصان نہ پہنچا سکینگے - بلکہ پیغام یاد رکھے - کہ اس کی طرف سے اس قسم کے گند کا اظہار جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں میں ان کے امام کی محبت کو بڑھانے اور راسخ کرنے کا موجب ہوگا - انشاء اللہ تعالےٰ ٭

ترکان احرار اور خلافت

خلافت ٹرکی کا خاتمہ ہوجانے اور اس کی بحالی کی کوئی صورت نظر نہ آنے پر مسلمانان ہند اپنے دلوں کو اس طرح تسلی دے رہے ہیں - کہ اب ترکان احرار ہی خلیفہ کے قائم مقام ہیں - اور اب خلافت شخصی نہیں رہی - بلکہ قومی ہوگئی ہے - لیکن جن ترکوں کے سپرد اب خلافت کا بار کیا جارہا ہے - ان کی جہاں یہ حالت ہے - کہ انہوں نے "مسئلہ خلافت" کے تمام روحانی و مادی اثرات سے انکار کردیا ہے" وہاں مذہبی احکام کو بھی ترک کر رہے ہیں - چنانچہ "جدید ٹرکی" کے عنوان سے ہمدم (۱۴ر جون) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے - جس میں لکھا ہے -

"حکومت ترکیہ کی اصلاحات جدیدہ نے تقریباً ہر شعبہ زندگی کو احاطہ کرلیا ہے - اور قومی زندگی کے ہر پہلو پر اس کا اثر پڑ رہا ہے - خواتین اگر چاہیں تو نقاب پوش رہیں - نہ چاہیں - تو بے پردہ رہ سکتی ہیں ترکی عورتیں تھیٹروں اور محافل رقص و سرود میں شرکت کرسکتی ہیں"

پھر یہ بھی لکھا ہے - کہ دینی مدارس جن میں قرآن شریف اور احادیث - تاریخ اسلام وغیرہ پڑھائی جاتی تھی - انہیں قطعاً بند کرکے دنیوی تعلیم دینا شروع کردیا ہے -

اگر خلافت اسلامیہ کا یہی مقصد ہوسکتا ہے - جو ترکان احرار اپنے عمل سے ظاہر کر رہے ہیں - تو انہیں خلافت سپرد کرنے میں کیا حرج ہوسکتا ہے - لیکن اگر یہ نہیں - اور فی الواقعہ نہیں - کیونکہ یہ اسلام کی تخریب ہے - تو ایسی خلافت کو قبول کرلینا چاہیئے - جو اشاعت اسلام اپنا اولین فرض سمجھتی ہے - اور جو اس فرض کو نہایت احسن طور پر سرانجام دے رہی ہے ٭

مسلمانوں کی تنظیم

"الفضل" میں "مسلمانان ہند کی تنظیم" کے متعلق جو مضمون شائع ہوچکا ہے - اسمیں بتایا گیا تھا - کہ مسلمانوں کی پراگندگی اور انتشار کی وجہ یہ ہے - کہ ان میں دین نہیں رہا - اور جب تک وہ دین کی طرف توجہ نہ کریں گے - انکی تنظیم نہ ہوسکیگی - اسی سلسلہ میں خلافت کمیٹی کے تازہ پروگرام کے متعلق لکھا گیا تھا - کہ یہ مسلمانوں کی خرابی کی اصل بنا کا علاج نہیں - جس کا یہ مطلب تھا - کہ اس پروگرام میں دین کی طرف توجہ دلانے اور لوگوں کو شرعی احکام کا پابند بنانے کی کوئی صورت نہیں اختیار کی گئی ٭

معزز معاصر "وکیل" امرتسر اس مضمون پر اظہار رائے کرتا ہوا لکھتا ہے "ہمارے موقر ہمعصر کا یہ قول بالکل صحیح ہے - اور اسمیں کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا - کہ مسلمانوں کی پستی اور تنزل کا اصلی اور حقیقی سبب یہی ہے کہ انہوں نے اسلامی احکام سے روگردانی کی - انہوں نے قرآن حکیم کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا"

لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی دریافت کرتا ہے - کہ کیا ہم خلافت کمیٹی کے پروگرام کی مذمت کے متعلق بتاسکتے ہیں - کہ "انہیں سے فلاں امر دین کے خلاف ہے" حالانکہ ہم نے یہ نہیں کہا - بلکہ جو کچھ کہا ہے - وہ یہ ہے -

مختصر نوٹ

(نوشتہ جناب اکمل)

یہ مبارکباد کیسی؟

"پیغام" نے خاندان حضرت خلیفہ اول کو پوتا پیدا ہونے پر مبارکباد دی ہے سوال یہ ہے کہ یہ مبارکباد کیسی ہے، اور کس وجہ سے؟ اگر تو اسلئے کہ اس بزرگ کے ہاں پوتا ہوا ہے جس کی کسی زمانے میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ تو کیا حضرت مسیح موعود کی بیعت نہ کی تھی، بلکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ اصل ہدایت و رُشد تو حضور ہی سے حاصل ہوا۔ اور مولانا کی عزت و حرمت جماعت احمدیہ میں تو حضور انور (مسیح موعود) ہی کے قدموں کے طفیل ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے ہاں پوتا ہونے پر پیغام نے کبھی مبارکباد نہیں دی۔ یہ سر سے پیر کیا معنے رکھتا ہے

اگر کہا جائے ہاں دریدہ دہنی سے کہا جائے کہ مسیح موعود کی اولاد گمراہ ہے۔ تو اے بدبختو! اس گمراہی اور ضلالت میں خلیفہ اول رضؓ کی اولاد بھی برابر کی حصہ دار ہے۔ اور وہ دشمنان محمود اور منکران خلافت سے نفرت کرنا اپنا جزو ایمان خیال کرتے ہیں۔ پس اس کی کچھ اور ہی وجہ ہے۔ جو نزغ الشیطٰن بینی و بین اخوتی کی تعبیر میں بیان ہو سکتی ہے باقی جو اخلاص تمہارا خلیفہ اول سے انکی زندگی میں تھا وہ بھی ہم سب کو معلوم ہے۔ اور اس کا ثبوت ان خطوط سے مل سکتا ہے۔ جو سید محمد حسین شاہ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب نے سیالکوٹ لکھے۔ اور جن سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ ملاحظہ ہو اقتباس:-

(۱) "مولوی صاحب کی طبیعت میں ضد اس حد تک بڑھ گئی ہے۔ کہ دوسرے کی سن ہی نہیں سکتے۔ وصیت کو پس پشت ڈال۔ خدا کے فرستادہ کے کلام کی بے پروائی کرتے ہوئے شخصی وجاہت اور حکومت ہی پیش نظر ہے۔ سلسلہ تباہ ہو تو ہو، مگر اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات نہ ٹلے پر نہ ٹلے × × × یہ تکبر اور نخوت کی کوئی حد ہوتی ہے۔ نیک ظنی کی تعلیم دیتے دیتے بدظنی کی انتہا نظر نہیں آتی" (سید محمد حسین)

(۲) "خلیفہ کا تلون طبع بہت بڑھ گیا ہے۔ ذرا بھی مخالفت خلیفہ صاحب کی رائے سے ہو۔ تو برافروختہ ہو جاتے ہیں × × × ان کا منشاء یہ ہے کہ انجمن کالعدم ہو جائے۔ اور انکی رائے سے ادنیٰ تخالف نہ ہو" (یعقوب بیگ)

کیا ان خطوط کو پڑھ کر کسی کے وہم و خیال میں بھی آ سکتا ہے۔ کہ پیغام والے جناب خلیفہ اول کے مخلص تھے۔ ان لوگوں نے تو مسیح موعود سے بھی غداری کی۔ اور خلیفہ اول سے بھی۔ اور اب وہ سب گند باہر نکل آیا ہے۔ جس کے تعفن سے وابستگان آستانہ قدس کا دماغ پریشان ہو رہا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا

قطعی حرام کا مرتکب خواجہ سرینگر میں

اخبار کشمیری (۲۸ جون) میں خواجہ کمال الدین صاحب کے ایک لیکچر کا ذکر چھپا ہے یہ لیکچر اسقدر موثر و جاذب تھا کہ آخر خواجہ زر پرست مسیح رفقاء اپنے سامعین کے مشرب میں منجذب ہو گیا۔ ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل سطور:-

"نماز شام کا وقت ہو چکا تھا بہت لوگ ختم تقریر کے بعد چلے آئے تھے۔ لیکن پھر بھی وہاں ایک معقول تعداد موجود رہی۔ اور ان سب کی معیت میں خواجہ صاحب اور انکی جماعت نے ایک حنفی امام حکیم مولوی محمد الدین صاحب قریشی کی امامت میں نماز پڑھی"

حالانکہ جسے خواجہ صاحب نے اس صدی کا مجدد مانا۔ اور اقرار کیا کہ وہ خدا کی طرف سے لوگوں کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا تھا وہ فرماتا ہے:-

"پس یاد رکھو (واہ پیغامیو! خوب یاد رکھا) جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو"

جس سے ظاہر ہے کہ مکفر و مکذب و متردد کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ وہ لوگ مکفر اور مکذب نہ سہی۔ گو یہ غلط ہے بموجب حقیقۃ الوحی۔ جو حضور کو نہیں مانتا۔ وہ آپکو مفتری ہی جانتا ہے۔ مگر کم از کم آپ کے دعویٰ میں متردد تو ضرور ہو گا۔ پس ایسے شخص کی اقتدا میں نماز بموجب فتویٰ مسیح موعود (اور یہ فتویٰ بھی اجتہادی نہیں۔ بلکہ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے) قطعی حرام ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جب سور کو حرام کہا جائے۔ تو وہ حرام سمجھ لیا جائے۔ لیکن جب کسی اور چیز کو خدا تعالیٰ حرام فرمائے۔ تو وہ خواجہ صاحب کے لئے حلال ہو۔ کیا فرماتے ہیں جناب مولوی محمد علی صاحب ڈلہوزی کی برفانی چوٹیوں سے اس قطعی حرام کے مرتکب کے متعلق۔ کیا یہ وہی خواجہ صاحب تو نہیں۔ جن کے متعلق حال ہی میں "پیغام" نے لکھا ہے کہ ان کے وجود سے حضرت مسیح موعود کی دو پیشگوئیاں یورپ اور دمشق کے متعلق پوری ہو چکی ہیں۔ وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح اور صاف حکم کی اس طرح خلاف ورزی کرے وہ تو احمدی ہی نہیں کہلا سکتا۔ کجا یہ کہ اسے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والا سمجھا جائے۔

مہاشہ "پرتاپ" کی زہر افشانی اسلام پر

آریہ اخباروں کا قاعدہ ہے کہ پہلے خود ہی فساد کرتے ہیں۔ اور پھر شور مچاتے ہیں کہ مار دیا۔ لوٹ لیا۔ اور یہ واویلا اس زور شور سے ہوتا ہے کہ حقیقت حال سے آگاہ لوگوں کو بھی دھوکہ ہونے لگتا ہے۔ اسکے بعد یہ گہری چال ہے کہ مسلم لیڈروں کو مخاطب کر کے کہا جاتا ہے۔ آپ اپنے ہم مذہبوں کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتے، شہرت کے دلدادے آخر مجبور ہو کر اپنی قوم پر الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر ان اخباروں کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ دیکھو مسلمانوں ہی کا قصور تھا۔ خود ان کے لیڈر اپنا قصور تسلیم کر رہے ہیں۔

دہلی کے معاملہ میں افسوس ہے۔ حکیم اجمل خان صاحب بھی اسی پھیر میں آ گئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کے خلاف عورتوں پر حملہ کرنے کا الزام لگا دیا۔ اور اظہار افسوس کیا۔ اب مہاشہ پرتاپ ایک قدم اور بڑھے ہیں۔ اور اس احسان کا بدلہ یوں دیتے ہیں کہ اسلام اور بانی اسلام پر نہایت دریدہ دہنی سے حملہ کرتے ہیں ملاحظہ ہو:-

"حکیم (اجمل خان) صاحب نے اپنے ہم مذہبوں کو جن الفاظ میں ان قابل نفریں حرکات کے لئے لعنت کی ہے۔ وہ نہایت صاف ہیں × × × اسلام (ان گری ہوئی حرکات کی) اجازت نہ دیتا ہو لیکن ایک بات قابل غور ضرور ہے۔ کہ جہاں کہیں بھی فساد ہو اور مسلمان اس میں فریق ہوں۔ تو وہ ہمیشہ مخالفوں کی عورتوں پر حملہ کرتے اور ان کے پوتر ستھانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں × × × اس قسم کے افعال مسلمانوں کی سرشت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں اس قسم کی تعلیم ہے کہ کسی بت کا توڑنا تو ہر ایک مسلمان کے نزدیک ثواب ہے ہی (اور آریہ سماج میں سخت گناہ اور کفر ہے ناقل) باقی رہا عورتوں کا سوال، سو خود حضرت کے وقت میں عورتیں مال غنیمت میں شمار اور مومنوں میں تقسیم کی جاتی رہی ہیں (ویدوں میں جنگ کے احکام بھول گئے ناقل) ہمارے خیال میں اگر مسلمانوں کو اس قسم کے افعال شنیعہ سے روکا جا سکتا ہے، تو اسلام کے نام پر اپیل کر کے نہیں بلکہ اسلام سے ہٹا کر"

یہ ہیں آریہ مہاشوں کے جذبات و خیالات اسلام اور مسلمانوں کے متعلق۔ مسلمانوں کو مار کر ان کا مال و اسباب لوٹ کر ان کو جیل خانہ میں پہنچا کر ہر طرح پر تباہ کر کے اب یہ ارادہ ہے کہ ان کا پیارا مذہب بھی ان سے جدا کیا جائے۔ گویا اسلام تہذیب و تمدن پر ایک داغ ہے۔ اور وید کا دھرم ہی قابل اختیار مذہب ہے لیکن گذشتہ تاریخ اسکے خلاف گواہی دیتی ہے۔ کیا سیاسی لیڈر ہندوؤں کے ان ارادوں سے آگاہ ہونگے۔ اور سوچینگے کہ وہ آریوں کے بھڑے میں آ کر کدھر جا رہے ہیں۔ اور قوم کو کس تباہی میں ڈالنے کا سامان کر رہے ہیں۔

دیگوں کے متعلق ایک نیا اعلان

میں نے اخبار الفضل میں ایک اعلان کیا تھا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اردگرد کے دیہات سے چالیس پچاس کے قریب دیگیں اکٹھی کرنی پڑتی ہیں۔ جن پر علاوہ اور تکلیفوں کے فی دیگ بعض دفعہ آٹھ آٹھ روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اس دقت کو دور کرنے کے لئے ہر انجمن ایک ایک دیگ بنوا کر لنگرخانہ میں دیدے۔ یہ اعلان ابھی تک سب احباب تک نہیں پہنچا۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے مجھے امید ہے۔ کہ اس جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء تک تمام دیگیں مہیا ہو جاویں گی۔ انشاء اللہ کیونکہ ایسا مفید کام اور پھر تحریک کی جاوے۔ تو کون احمدی ہے۔ جو اس کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اس وقت تک دو وعدے ہو چکے ہیں۔ (۱) برادر غلام نبی صاحب [illegible] گر احمدی امرتسر (۲) بابو نصر اللہ صاحب امیر جماعت نوشہرہ از جماعت نوشہرہ۔ آئندہ میں اور اطلاعوں کا منتظر ہوں۔ امید ہے کہ احباب اپنی اپنی انجمنوں میں مشورہ کر کے جلد مجھے اطلاع دیں گے۔ مگر میں اس اعلان میں ایک نئی بات لکھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انجمنوں کے علاوہ فرداً فرداً احباب کو اس کام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ حضرت سعد نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ میں اس کو ثواب پہنچانے کی نیت سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کنواں لگوا دو۔ تاکہ صدقہ جاریہ رہے۔ رسول مقبول صلعم کی غرض یہ تھی۔ کہ مرحوموں کو ثواب پہنچنے کے لئے ان کی لائق اولاد ایسا کام کرے۔ جو مدت تک جاری رہے۔ جیسا کہ کنواں لگوانا۔ مہمان خانہ۔ مسافر خانہ بنوانا۔ تالاب کھدوانا وغیرہ وغیرہ اس طرح میں اس اعلان کے ذریعہ تمام ان احباب کو مخاطب کرتا ہوں۔ جو اپنے مرحوم والدین یا خاوند یا بیوی یا اور کسی قریبی رشتہ دار یا عزیز محسن دوست جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے ثواب اور اجر کو منقطع نہ فرمائے۔ وہ عزیز وہ اس وقت ہمت سے اٹھیں۔ اور ان مرحوم رشتہ داروں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک ایک دیگ بنوا کر لنگرخانہ میں دیدیں۔ تاکہ جلسوں اور دوسری تقریبوں پر جو بار بار آمد ہو۔ غرض سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جس ضرورت کے موقعہ پر بھی وہ استعمال ہو۔ اس کا ثواب ان کے مرحوم رشتہ دار کو پہنچے۔ اور یہ سلسلہ کئی نسلوں تک جاری رہے۔ جو لوگ پانچ سو روپیہ میں کنواں نہیں لگوا سکتے۔ یا پانچ ہزار روپیہ میں مہمان خانہ نہیں بنوا سکتے۔ وہ ۵۰ روپیہ تک میں ایک دیگ بنوا کر اپنے مرحوم رشتہ داروں کو بے شمار ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ اور چاہیئے۔ کہ ایسے احباب اس دیگ پر یہ لکھوا دیں۔ کہ ہم نے یہ دیگ اپنے فلاں مرحوم رشتہ دار کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے بنوا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگرخانہ میں دی ہے۔ جو شخص یہ عبارت پڑھے۔ وہ عزیز وہ مرحوم یا مرحومہ کے حق میں دعا خیر فرما دے۔ والدین یا قریبی رشتہ دار اور یا خاوند کا بیوی اور بیوی کا خاوند کے ساتھ عموماً خدا نے ایسا دلی تعلق پیدا کیا ہے۔ کہ ایک کے مر کر جدا ہو جانے کے بعد بھی دل تڑپتا ہے۔ کہ اگلے جہان میں جہاں نفسی نفسی ہو گی۔ خدا تعالےٰ ان کو محشر کے [illegible]ل سوال و جواب کی گھبراہٹ پل صراط کی لغزش سے اپنے فضل سے محفوظ فرماوے۔

پس جہاں وفادار مومن کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مرحوم عزیزوں کے حق میں درد دل سے دعاء مغفرت کرے وہاں صدقہ و خیرات کے ذریعہ بھی ان کی مغفرت کی کوشش کرے۔ بالخصوص صدقہ جاریہ کے ذریعہ اور جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دارالامان لنگرخانہ کی خدمت بھی ساتھ ہی ہو جاوے۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک دیگ پر زیادہ سے زیادہ ۵۰ روپیہ خرچ ہے۔ اب میں اس تحریک کو ختم کر کے احباب کے خطوط کا منتظر ہوں ؛

سید محمد اسحاق افسر سالانہ جلسہ

میدان ارتداد میں قربانی

اس سال علاقہ ملکانہ میں قربانی کرنے کے لئے حسب ذیل رقوم وصول ہوئیں۔ ۶ روپے ایک قربانی کیلئے قیمت قربانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی بنصرہ العزیز ۔۔۔ ۶
جناب نواب محمد عبداللہ خانصاحب قادیان ۔۔۔ ۶
صاحبزادگان جناب نواب محمد علی خانصاحب ۔۔۔ ۲۴
بی بی تاجو ۔۔۔ ۶
بی بی جیوی ۔۔۔ ۶
میاں محمد شریف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر ۔۔۔ ۶
سید عبدالستار شاہ صاحب قادیان ۔۔۔ ۶
اہلیہ شیر محمد صاحب دوکاندار قادیان ۔۔۔ ۶
سید عبدالحمید صاحب کمرشل ہاؤس سنفوری ۔۔۔ ۱۲
میاں عبداللہ صاحب موگہ۔ فیروزپور ۔۔۔ ۶
جماعت احمدیہ بذریعہ میاں میراں بخش صاحب شیخوپورہ گجرات ۔۔۔ ۳۰
میاں محمد عبداللہ صاحب۔ احمد اللہ صاحب بذریعہ بیت المال ۔۔۔ ۱۲
میاں محمد عبداللہ صاحب کلرک بذریعہ بیت المال ۔۔۔ ۵
منشی ولی محمد صاحب تانونگوئی۔ چہرہ سادات ۔۔۔ ۶
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب اروان سٹیشن درگاہی ۔۔۔ ۶
بابو عبدالرحیم صاحب بذریعہ منشی برکت علیخانصاحب شملہ ۔۔۔ ۱۲
ڈاکٹر غلام علی صاحب بنگلور ۔۔۔ ۷
صوفی محمد یعقوب صاحب نور ہسپتال قادیان ۔۔۔ ۱۲
جماعت کمبوہ باجوہ چک ۱۲۶ لائل پور ۔۔۔ ۱۲
صدر گوگیرہ منٹگمری ۔۔۔ ۶
مختار احمد صاحب شاہدرہ۔ شیخوپورہ ۔۔۔ ۶
مولوی فضل حق صاحب کراچی ۔۔۔ ۶
میاں محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک ملکوال ۔۔۔ ۶
بابو برکت علی خانصاحب شملہ جماعت احمدیہ شملہ ۔۔۔ ۴۸
بابو مولی بخش صاحب گورداسپور ۔۔۔ ۱۲
بابو نواب الدین صاحب ناروال۔ سیالکوٹ ۔۔۔ ۶
مولوی عنایت حسین خانصاحب بجنور ۔۔۔ ۶
شیخ رحیم بخش صاحب امرتسر ۔۔۔ ۶
مولوی عنایت علیخانصاحب سنام۔ پٹیالہ ۔۔۔ ۱۲
مرزا اعظم بیگ صاحب گجرات ۔۔۔ ۶
میاں سید علی شاہ صاحب۔ جالندھر ۔۔۔ ۶
شیخ فضل حق صاحب بھٹنڈہ ۔۔۔ ۶
ڈاکٹر طفیل محمد صاحب [illegible] ۔۔۔ ۶
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور ۔۔۔ ۱۲
بابو فضل احمد صاحب کوہ مری ۔۔۔ ۱۲
میاں عبداللہ صاحب سبزی فروش۔ بنگہ جالندھر ۔۔۔ ۶
چوہدری ولی محمد صاحب نمبردار چک ۲۲۶ ۔۔۔ ۸
مبارک احمد صاحب پارچہ باف ۔۔۔ ۶
محمد بخش صاحب بھڈیانہ ۔۔۔ ۶
میاں نظام الدین صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ ۔۔۔ ۶
صوفی علی محمد صاحب فیروزپور ۔۔۔ ۳۶
چوہدری محمد یعقوب صاحب ۔۔۔ ۶
ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۔۔۔ ۷
مولوی محمد امیر صاحب فیروزپور ۔۔۔ ۶
منشی میر حسین صاحب بہاولپور ۔۔۔ ۵
سید حسین شاہ صاحب نوشہرہ ۔۔۔ ۶
چوہدری نیاز محمد خانصاحب کراچی ۔۔۔ ۶
شیخ عبدالکریم صاحب [illegible] ۔۔۔ ۶
مولوی نظامت اللہ صاحب گوپال ۔۔۔ ۱۲

سید عبدالحی صاحب سنفوری ۔۔۔ ۶ ۔ شیخ یوسف علی صاحب پچھلے سال کا بقایا ۔۔۔ ۲۲ ۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب پچھلے سال کا بقایا ۔ ۱۲۰ - ۸ - ۴۸ ۔ مولوی محمد شریف بیگ صاحب دہلی ۔۔۔ ۶ ۔ سید فضل الرحمن صاحب سنفوری ۔۔ ۶

جمع [illegible] میزان ۔۔۔ ۶۱۸ [illegible]
ناظر النذر و افتاء قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

56

کور چشمی کی حد ہو گئی

دریدہ دہنی اور کور چشمی کے بہتیرے نمونے دنیا نے دیکھے ہونگے۔ مگر ۱۷ر جولائی ۱۹۲۴ء کا پرچہ اخبار "پیغام صلح" لاہور اس بات میں بازی لے گیا۔ ہر ایک احمدی بھائی جس نے اس مضمون کو پڑھا یا سنا۔ بے اختیار اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار پایا گیا۔ کہ دریدہ دہنی اور کور چشمی کی یہ انتہائی حد ہے ؛

سیدنا حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ کے متعلق اخبار مذکور نے جو زہر اگلا ہے۔ اور جس طرح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس نے لاکھوں انسانوں کے دلوں کو مجروح کر کے چھید ڈالا ہے۔ سلسلہ کے اخبارات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ کس طرح حضور کے اس سفر کے متعلق لاکھوں انسانوں کے ساتھ متواتر مشورہ کیا گیا اور کتنی بڑی کثرت نے حضور کو بہ نفس نفیس اس سفر کو اختیار کر کے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے مسئلہ کا حل سوچنے کے لئے یہ درخواست کی۔ کہ آپ بذات خود تشریف لے جائیں۔ تا قوم کے سردار و امام کو خود اپنی خداداد فراست وعقل اور اپنی آنکھوں سے یہ دیکھنے کا موقع مل جائے۔ کہ قوم کا ہزارہا روپیہ جو ہر سال تبلیغ یورپ پر خرچ ہو رہا ہے۔ اور آئندہ ہوتا رہے گا۔ آیا یہ کام درست اور مناسب طریق پر ہو رہا ہے۔ یا اس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ یا اس سے بہتر طریق موجود ہیں۔ جو ابھی ہم نے اختیار نہیں کئے۔ درانحالیکہ ان پر چلنا اور ان کا اختیار کرنا ضروری ہو ؛

لیکن افسوس ہے۔ پیغام صلح کے اس مضمون نویس پر اور اس کے مویدین پر کہ بے سوچے سمجھے۔ اتنی بڑی جماعت کے امام اور اس کی تمام جماعت پر ایسے گندے پیرایہ میں حملے کئے ہیں۔ کہ کہیں تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک اولاد پر جن میں سے ہر ایک کے ساتھ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی خاص بشارتیں ہیں۔ اور پھر ان میں سے بھی اسکو جو ساری جماعت کے لئے ایک واجب التعظیم ہستی اور امام ہے متبع ہوا و ہوس۔ مسرف۔ پیرس و فرانس کی آرائش وحسن کے دیکھنے کا دلدادہ۔ اور کہیں ساری جماعت کو پیر پرستی کے گڑھے میں گرنے والی "صم بکم" وغیرہ الفاظ سے خطاب کیا ہے۔ جسے پڑھ کر ایک حقیقت شناس انسان اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے مرکز سے قطع تعلق کرنے والا خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ کے مصداق ہو جاتا ہے۔

لیکن ہم پھر بھی دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو اس حسد کی آگ سے نکال کر صراط مستقیم کے پانے کی توفیق دیدے۔

اے کسی وقت کے پرانے دوستو! خدا کے لئے آج مرنے سے پہلے جو غور وفکر و اصلاح کا وقت ہے۔ اسے ضائع نہ کرو۔ سوچو کیا مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد (جس کی نسبت اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی۔ کہ مریم کی طرح تجھے پاک اولاد دیجائیگی" اور تریاق القلوب میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ظہور میں آیا) کیا یہ مشرک ہیں۔ کیا یہ مبذر اور مسرف ہیں۔ کیا جماعت کے بے شمار توحید پر جان دینے والے مبارک وجود۔ اور انہیں سے یورپ و امریکہ جیسے آزاد ملکوں میں بھی عمر بسر کرنیوالے پیر پرستی کے کورانہ عقیدے میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یہ تو بڑے پایہ کے لوگ ہیں۔ میری ناچیز ہستی بھی علی الاعلان ایسکے اظہار میں دلی خوشی و خیر و خوبی محسوس کرتی ہے۔ کہ میں خدا ہی کے فضل و کرم سے پیر پرستی کو ایک مشرکانہ لعنت خیال کرتا ہوں۔ پھر ہمارے سید و امام حضرت خلیفہ ثانی کے کلام اور خطبات کو آنکھیں کھول کر پڑھو۔ کہ وہ کس طرح دنیا سے اس لعنت کو دور کرنے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ پھر تم ڈرو اس خدا سے جو عزیز ذو انتقام ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ دوسرے پر تہمت لگانے والا نہیں مرتا۔ جب تک خود اس الزام میں مبتلا نہ ہو جائے۔ پس جس کو بھی اپنی بریت منظور ہو۔ اس کے لئے آج تو موقع ہے۔

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

خاکسار :- خاکسار محمد حسین قریشی لاہور

اشتہارات

باجلاس مسٹر ایچ۔ ڈی۔ بھنوٹ صاحب سب جوڈیشل آفیسر بہادر خوشاب معہ تحصیل صدر شاہ پور

خدایار و عمر حیات پسران لہیارہ سرخرو ولد طاہر خان اوان قوم اوان سکنہ۔ ڈھوکڑی۔ بنام سکنہ ڈھوکڑی

دعوی دلاپانے ۲۰۰ روپیہ بابت پیداوار حصہ لگان فصل ربیع ۱۹۲۲ء لغایت ربیع ۱۹۲۳ء

سمن ہائے مجریہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ سرخرو دیدہ دانستہ تعمیل سے روپوش ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا۔ تو مدعا علیہ کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ ۲۸/۶ آج ہماری مہر عدالت اور دستخطوں سے جاری ہوا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

تعطیلات محرم میں رعایتی ٹکٹ

تعطیلات محرم میں واپسی ٹکٹ جو ۱۸ر اگست تک کارآمد ہونگے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۹ تا ۱۲ر اگست ۱۹۲۴ء کو سو میل سے زائد فاصلہ کے لئے حسب ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے ؛

فسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس ٹکٹ دو طرفہ کرایہ کی بجائے ڈیڑھ کرایہ پر۔ انٹر کلاس ٹکٹ ۸ پائی فی میل کے حساب ؛

دفتر ٹریفک کمرشل
لاہور ۳۰ر جولائی | وی۔ ایچ بولتھ ٹریفک مینجر

پراسپکٹس

سب اوورسیر۔ اوورسیر۔ سب انجنیر کلاسز کے پراسپکٹس بمعہ فہرست ملازم شدہ طلباء کے سول انجنیرنگ کالج کپور تھلہ سے مفت طلب فرمائیے۔ جو بامداد و سرپرستی اعلی جناب شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہ جاری ہے۔ جس کی تعلیم ضبط اور نظم و نسق وغیرہ کی تعریف ڈائرکٹر جنرل صاحب بہادر ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر صاحب بہادر انڈیا ایسے حکام اور بہت سے انجنیرز معائنہ کر کے تحریر فرما چکے ہیں ؛

ایک معلم کی ضرورت

ایک بچہ کو انٹرنس کی تعلیم دینے کے لئے ایک قابل معلم کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس کے تمام مضامین عمدگی کے ساتھ پڑھا سکے اور ہر روز دو اڑھائی گھنٹے باقاعدہ صبح کے وقت دے سکے۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ ملاقات پر زبانی ہو سکتا ہے
حکیم محمد حسین قریشی۔ قریشی بلڈنگز۔ محلہ حویلی کابلی مل۔ متصل ڈبی بازار۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ

الفضل جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایک تعلیم یافتہ

مختصر ضروری خبریں

جرمنی اور فرانس

فروری ۱۹۲۴ء تک فرانس کی سپاہ نے ایک لاکھ جرمنوں کو اس علاقہ سے نکال دیا ہے۔ جس پر فرانس کا تصرف ہے ؛

ہندوستان میں جرمن مشنریوں کو آنے کی ممانعت

جرمن مشنریوں کے متعلق سوال کرنے پر ہوس آف کامنز میں مسٹر رچرڈس نے کہا۔ کہ گورنمنٹ ہند کی پالیسی یہ ہے۔ کہ سرکاری طور پر جنگ ختم ہونے کی تاریخ سے لے کر ۵ سال بعد تک کسی جرمن کو کسی حالت میں بھی ہندوستان آنے کی اجازت نہ دی جائے ؛

روسی اور برطانی کانفرنس کا انجام

لنڈن سے بالشویک ناکام ماسکو واپس چلے گئے ہیں ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ انگریزی معاہدہ کا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ لیکن مالی مسائل کا تصفیہ ابھی باقی ہے۔ توقع نہیں کہ مسائل مذکور کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو سکے ؛

روس کو اسلحہ کی مخفی روانگی

کپتان سیسل آنفیلڈ اور اس کے باپ پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ۱۰ر اپریل اور ۲ر اگست کے درمیان روس کو مخفی طور پر اسلحہ روانہ کئے۔ سرکاری وکیل نے کہا۔ کہ ملزمان پر ۱۹۲۱ء کے جبریہ قانون کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔ ملزمین نے ایک کلدار توپ اور بعض اسلحہ کے پرزے روس کو ارسال کئے تھے۔ وکیل صفائی نے کہا۔ کہ جرم مذکور کی سزا سو پونڈ جرمانہ ہے۔ وکیل مذکور نے ضمانت کی درخواست کی لیکن عدالت نے منظور نہ کی ؛

پولینڈ کے مزدوروں کا مظاہرہ

لوہے اور فولاد کے کارخانوں کے مزدوروں نے اس قاعدہ کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا ہے۔ کہ مزدور دس گھنٹہ تک کام کریں۔ اور ان کی اجرت میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے تیس ہزار مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہے ؛

برطانیہ کے مطالبات عراق سے

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کا بیان ہے۔ کہ برطانی حکومت سرحد عراق کے متعلق اپنے مطالبات کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ مطالبات مجلس اقوام کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ حکومت ان مطالبات کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہاں اگر ترکوں نے سرحد عراق کے تصفیہ کے متعلق کوئی ایسی تجویز پیش کی۔ جس سے بغیر ثالث کے فیصلہ ہو سکے۔ تو برطانیہ اس پر بھی غور کرے گی ؛

ایرانی پارلیمنٹ کے ممبر اور بمب

ایران کی مجلس وضع قوانین کے مکان پر پولیس نے دھاوا کیا۔ اور ممبروں کے طاقچوں کی تلاشی لی۔ طاقچوں سے دستی بم گولہ بارود اور فلیتے برآمد ہوئے۔ تلاشی کے بعد بولشویکی خیالات ممبروں نے صدر پر آوازے کسے اور مضحکہ اڑایا ؛

خوست کی بغاوت

اخبار سیاست لکھتا ہے۔ خوست کے متعلق سرحد سے بہت کم خبریں آتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ افغانستان کی شاہی فوج کا انتظام اچھا نہیں۔ اور باغیوں کی حالت اچھی ہے۔ ساتوں پر لشکر شاہی کا قبضہ ہے۔ سرحدی علاقہ سے باغیوں کی کامیابی کی خبریں آ رہی ہیں۔ جہاں سرکاری فوج سے چھینا ہوا مال فروخت ہوا ہے۔

پرنس آف ویلز فری میسن لاج میں

لنڈن ۲۲ر جولائی۔ آج سنٹرل ہال واقع ویسٹ منسٹر میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پرنس آف ویلز کو صوبہ سرے کے گرانڈ ماسٹر بنائے جانے کی رسم ادا کی گئی

اٹلی میں اخبارات پر شدید پابندیاں

روم ۲۲ر جولائی۔ اٹلی میں مقامی حکام کو اخبارات کی بندش کا اختیار دینے کی وجہ سے مزید شورش پیدا ہو گئی ہے۔ کئی اخبارات بند ہو چکے ہیں ؛

ہندوستان کا جدید نائب وزیر ہند

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ سر آرتھر ہرٹزل مستقل نائب وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ۱۹۲۱ء سے معاون نائب وزیر ہند تھے ؛

چین میں تباہی انگیز سیلاب

لنڈن ۲۹ر جولائی بیکن سے ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ صوبہ چیلی میں سیلاب آیا۔ دس ہزار سے زیادہ رقبہ زیر آب ہے۔ ایک ہزار کے قریب گاؤں برباد ہو گئے ہیں۔ اور دس لاکھ باشندے بے خانماں ہو گئے ہیں۔ دوسرے صوبوں سے بھی ہلاکت خیز خبریں آ رہی ہیں

ایک وکیل کی عجیب و غریب وصیت

پیرس کے ایک وکیل نے اپنی ساری دولت پاگلوں اور مجنونوں کے شفاخانہ کو دے دی ہے۔ اور اپنی وصیت میں لکھا ہے ؛ میری دولت کا بیشتر حصہ مجھے اپنے دیوانے موکلوں سے ملا ہے۔ جو مقدمات کی پیروی کا جنون رکھتے تھے۔ اور جن کی عقل کو مقدمہ بازی نے سلب کر لیا تھا۔ اس اعتبار سے اپنی ساری دولت دیوانوں کے علاج کے لئے وقف میرا ایک ایسا فعل ہے۔ جو مال کو مستحق اشخاص تک پہنچانے

برطانی نمائش میں ساٹھ ہزار بچوں کی آمد

پامال۔ صاحب مال کو دوبارہ واپس کر دینے کے مترادف ہے

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ سلطنت برطانیہ نے ساٹھ ہزار بچے ویمبلے نمائش میں داخل کئے۔ اور یہ ہفتہ بچگان کامیاب رہا۔ مقابلہ میں ایک آسٹریلوی بچہ کو ۲۰۰ پونڈ انعام ملا۔ یہ بچہ سلطنت برطانیہ میں قوی ترین ہے۔

جنرل ڈائر کو معاف نہیں کیا جا سکتا

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ دار العوام میں مسٹر میکڈانلڈ نے کرنل ہیٹ کو جواب دیا۔ کہ حکومت تیار نہیں ہے کہ کرنل موصوف کی اس تحریک کے لئے وقت دے۔ کہ حضور ملک معظم سے جنرل ڈائر کی معافی کی درخواست کی جائے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جسٹس میکارڈی نے جو کچھ فیصلہ میں درج کیا تھا۔ اس پر منجملہ ۲۳ ۵ صاحبان جیوری کے علاوہ ۱۱ اصحاب کا اتفاق ہے ؛

مسٹر محمد علی پر کفر کا فتویٰ

زمیندار میں شائع ہوا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی نے احمد آباد کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے سے پہلے اپنی ٹوپی مسٹر گاندھی کے پاؤں پر رکھ دی۔ اور ان کے سامنے دو زانو ہو کر جھک گئے۔ اس پر بعض مولوی صاحبان نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

ایک مجسٹریٹ پر سادھو کا حملہ

مسٹر بشپ صاحب مجسٹریٹ ضلع بیلی بھیت پر ایک ہندو سادھو نے لمبے تبر سے حملہ کیا۔ لیکن باغ کے ایک ملازم نے فوراً تبر کو پکڑ لیا۔ جس سے اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ سادھو کو پکڑ کر کوتوالی پہنچا دیا گیا ؛

کیا گروکل کانگڑی ٹوٹنے والا ہے

آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ چونکہ گروکل کانگڑی ہیلنک لاکھوں روپیہ برباد کر کے ناکام ثابت ہوا ہے۔ اس لئے بدتی مدھی سبھا پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کو بند کر دیا جائے۔ اور اس کی بجائے لاہور میں ایک اوپدیشک ودیالہ کھولا جائے ؛

مسٹر گاندھی سے کانگرس کا صدر بننے کی درخواست

مسٹر شوکت علی نے مسٹر گاندھی سے بذریعہ تار یہ درخواست کی ہے۔ کہ ڈاکٹر انصاری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ہم دونوں آپ سے نیاز مندانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ بلگام والی کانگرس کی صدارت قبول فرمائیں ہمارے کام کی تکمیل کے لئے آپ کو یہ التجا قبول کر لینی چاہیئے میں ۲۰ تاریخ کو بمبئی پہنچ جاؤں گا ؛

سماجی لیکچراروں کے داخلہ کی ممانعت

ریاست کشمیر کی مجلس انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دھرم بکھشو اور چھوٹی نامی دو آریہ سماجی پرچارک

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن - احمدی قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)